© rasailojaraid.com

تبصرے

دید و دریافت از جناب نثار احمد صاحب فاروقی ایم' اے۔ تقطیع خورد، ضخامت ۲۵۴ صفحات کتابت و طباعت بہتر۔ قیمت مجلد ۵/۷۵ پتہ:- آزاد کتاب گھر۔ کلاں محل۔ دلی نمبر ۶

فاروقی صاحب اُردو زبان کے جواں سال وجواں عمر لکھنے والوں میں اس حیثیت سے ممتاز ہیں کہ وہ ادیب بھی ہیں اور محقق و نقاد بھی، ان میں تخلیقی صلاحیت بھی اعلیٰ درجہ کی ہے اور اُن کا تنقیدی شعور بھی آزاد اور آج کل کے کسی مروجہ مکتبۂ خیال کا پابند نہیں، زیرِ تبصرہ کتاب اُن کے ۹ متفرق مضامین کا مجموعہ ہے جن میں سے بعض تحقیقی یعنی تاریخی ہیں اور بعض تنقیدی اور ادبی ہیں، اُن میں سب سے طویل پہلا مقالہ ہے جس میں شروع سے لے کر عصرِ حاضر تک کی خاکہ نگاری کی تاریخ بیان کی گئی ہے اور اُن کے نمونے پیش کرنے کے بعد اُن پر اظہارِ خیال کیا گیا ہے دوسرا مقالہ "مولوی مدن کی سی" ہے۔ عام طور پر یہی سمجھا جاتا تھا کہ مولوی مدن کوئی صاحب ہوں گے جو بڑے دراز ریش ہوں گے، لیکن اس مقالہ میں بتایا گیا ہے کہ مولوی مدن سے سید شاہ مدن مراد ہیں جو شاہ آباد ضلع ہردوئی کے باشندے اور صحیح النسب سید تھے، ان کا شجرۂ نسب حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ پر منتہی ہوتا ہے نہایت اعلیٰ کردار کے بزرگ تھے۔ اسی وجہ سے سلطنتِ اودھ میں غیر معمولی اثر و رسوخ رکھنے کے باوجود انہیں حق گوئی کی سزا یہ ملی کہ شجاع الدولہ نے اُن کی تمام جاگیر جائداد ضبط کرلی اور انہیں قیدخانہ میں ڈال دیا جہاں سخت آلام و مصائب جھیلنے کے بعد اُن کا انتقال ہوگیا۔ اسی بنا پر مولوی مدن درازریشی میں نہیں بلکہ کردار کی پختگی اور اخلاق کی بلندی میں ضرب المثل ہیں۔ اور یہی مطلب ہے اکبر کے اس شعر کا:

اگرچہ شیخ نے داڑھی بڑھائی سن کی سی ؛ مگر وہ بات کہاں مولوی مدن کی سی

© rasailojaraid.com